بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۲	۲۷ تبوک ۱۳۲۳ ہش	۹ شوال ۱۳۶۳ ھ	۲۷ ستمبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۲۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۵ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج ۵½ بجے شام بذریعہ فون یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالے نسبتاً اچھی ہے۔ کل شام کے وقت دائیں شانہ میں درد کی شکایت فرمائی۔ جو تیز سرد ہوا کے لگ جانے کی وجہ سے ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور قبض کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۵ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو کل اختلاج قلب کا دورہ ہو گیا تھا آج طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

جملہ درسگاہیں آج موسمی تعطیلات کے بعد کھل گئی ہیں۔ اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے

روزنامہ الفضل قادیان ۹ شوال ۱۳۶۳ھ

مولوی محمد علی صاحب دشمنانِ احمدیت کے آستانہ پر

جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی ہے۔ اور وہ اس قدر درشت کلامی اور بدزبانی پر اتر آئے ہیں۔ کہ اپنے تیس بتیس سالہ ریکارڈ کو بھی مات کر کے رکھ دیا ہے۔ حال میں اس افسوسناک شغل کے لئے جب انہوں نے اپنے مسلمہ آرگن "پیغام صلح" کے صفحات کو ناکافی سمجھا اور اس میں اڑائی ہوئی خاک سے ان کا جی ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے متعلق جو بغض اور کینہ ان کے سینہ میں بھرا پڑا ہے۔ اسے اگلنے کے لئے غیرت و حمیت کو بالائے طاق رکھ کر ان لوگوں کے پاس جا پہنچے۔ جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کے متعلق دشمنی اور عداوت مسلم ہے۔ اور جو احمدیت کے کھلے معاند ہیں۔ اور ان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے مقابلہ کے لئے امداد طلب کرتے ہوئے ذرا نہ شرمائے جس ڈھب سے مولوی صاحب نے دست التجا دراز کیا ہے۔ وہ بھی انہی کے لئے زیبا ہے۔ احمدیت کے شدید مخالف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حد درجہ کی بدزبانی کرنے والے اخبارات کا خاص طور پر انتخاب کر کے مولوی صاحب نے ان کو اپنی امداد پر مائل کرنے کے لئے سب سے مؤثر بات جو کہی۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"نہ صرف اس لحاظ سے کہ جماعت احمدیہ جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۹۰ء میں رکھی۔ اس وقت کم و بیش تمام ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور ہندوستان میں بھی کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ جماعت احمدیہ کے دو فریق کے باہمی اختلافات سے پبلک کا آگاہ ہونا مفاد عامہ میں داخل ہے"

گویا مولوی صاحب نے ان الفاظ کے ذریعہ مخالفین احمدیت کے اس ناسور کو چھیڑا ہے۔ جو احمدیت کی ترقی کی وجہ سے ان کے سینوں میں موجود ہے۔ اور روز بروز بڑھتا جا رہا ہے

ظاہر ہے کہ کوئی بھی غیر احمدی یہ نہیں چاہتا کہ احمدیت پھیلے اور ترقی کرے۔ خاص کر وہ لوگ جنہیں مخاطب کرنے کا مولوی محمد علی صاحب نے شرف حاصل کیا۔ جن کی خوشنودی پر ان کی کامیابی کا انحصار تھا۔ ان حالات میں مولوی صاحب کوئی ایسی بات ہی ان کے سامنے رکھ سکتے تھے۔ جو ان کے ان ممدوحین کے دلوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف تو نفرت و حقارت۔ اور دشمنی و عداوت کے جذبات بھڑکائے۔ مگر مولوی صاحب سے ہمدردی کرنے اور انہیں مدد دینے پر مائل کر دے۔ ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر مولوی صاحب نے انہیں بتایا۔ کہ تم کس غفلت میں پڑے ہو احمدیت تو کم و بیش ساری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اور ہندوستان میں بھی کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ تم کیوں اس جماعت کے خلاف کھڑے نہیں ہو جاتے۔ جو احمدیت کو کثرت سے پھیلا رہی ہے۔ اور اگر خود کچھ نہیں کرتے۔ تو آؤ ہمارے ساتھ مل جاؤ اور ہمیں امداد دو۔ کیونکہ ہماری زندگی کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ احمدیت کی ترقی کو روک دیں۔

اس مفہوم کی تائید گو اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف احمدیت کے اشد ترین دشمنوں سے امداد حاصل کرنے کے لئے ان کے آستانہ پر ناصیہ فرسائی کر رہے تھے۔ تو یہ ممکن نہ تھا۔ کہ کوئی ایسی بات مونہہ سے نکالتے جو ان کے ملجا و ماوا دشمنان احمدیت کے لئے رنج و ملال کا باعث ہوتی۔ اور یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ان لوگوں کے لئے اس سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ انہیں کہا جائے۔ کہ احمدیت ساری دنیا میں پھیلتی جا رہی ہے۔ اور تمام ہندوستان میں کثرت سے پھیل چکی ہے۔ لیکن ایک بہت بڑا قرینہ یہ بھی ہے۔ کہ نہ تو دنیا کے ان غیر ممالک میں جہاں احمدیت پھیل چکی ہے مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی کے مشن ہیں۔ اور نہ ہندوستان میں جہاں احمدیت کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ مولوی صاحب یا انکی پارٹی کا کوئی دخل ہے۔ بیرونی ممالک کے تمام تبلیغی مشن جماعت احمدیہ قادیان کے ہیں۔ جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے بھیجے ہوئے مجاہدین اسلام کام کر رہے ہیں اور ان کی تبلیغی مساعی کے نہایت شاندار نتائج آئے دن الفضل میں چھپتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی جماعت احمدیہ کی کثرت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ذریعہ ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اور اسکے مقابلہ میں مولوی صاحب کی پارٹی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے قلیل التعداد ہونے کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ پس جبکہ نہ تو دوسرے ممالک میں مولوی صاحب کی پارٹی کے مشن ہیں اور نہ ہندوستان میں احمدیت کی اشاعت سے انہیں کوئی تعلق۔ تو لامحالہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ بات انہوں نے مخالفین احمدیت کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے اور اپنے لئے ہمدردی حاصل کرنے کے لئے پیش کی

پھر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ دو فریق کے باہمی اختلافات سے پبلک کا آگاہ ہونا مفاد عامہ میں داخل ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب مخالفین احمدیت کو بتا رہے ہیں۔ کہ جو فریق تمہاری مدد کا محتاج ہے۔ اور جو تمہارے مفاد کے لئے مناسب ہے تم اسکا ساتھ دو۔ اور دوسرے فریق کی مخالفت کرو۔

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب کے لئے درخواستِ دعا

جہلم سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب برادرِ خورد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کچھ تو فرمائیں

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پوکھٹ ہیں جو "الزامات" شائع کئے۔ اور جن میں سے ہر ایک کو ان الفاظ سے شروع کیا۔ کہ "جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود پر افتراء کیا ہے" ان کی نسبت ہم نے دریافت کیا تھا۔ کہ مولوی صاحب ان کا ثبوت پیش کریں۔ اس کا جواب کئی دنوں کے غور و فکر کے بعد گالیوں اور بدزبانیوں کی بوچھاڑ میں یہ دیا گیا ہے۔ کہ

"جب حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت مباحثہ دی ہے۔ تو اس مباحثہ کے دوران میں ہر قسم کے ثبوتوں کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جو لوگ اس قدر کج بحث ہوں۔ ان سے کسی معقولیت کی امید رکھنا فضول ہے۔ تاہم یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ جب تک موضوع بحث ہی طے نہ ہو۔ مباحثہ ہوگا ہی کس طرح۔ اور "مباحثہ کے دوران" کی نوبت ہی کیونکر آئے گی۔ اس وقت صورت حالات یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی طرف کچھ الفاظ منسوب کرکے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کی بنیاد پر بحث کر لو۔ اس کے متعلق کیا ہمیں یہ مطالبہ کرنے کا حق نہیں۔ کہ بحث کرنے سے قبل یہ تو بتائیں۔ کہ آپ کے پیشکردہ الفاظ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہاں فرمائے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہی ثابت نہ کر سکیں۔ تو پھر کسی بحث و مباحثہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ مگر اتنی موٹی بات بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ کیونکہ غرض محض شور و شر ہے۔ نہ کہ تحقیق حق۔

مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ یا تو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریروں میں سے وہ الفاظ دکھائیں۔ جو حضور کی طرف اپنے پوکھٹ میں نقل کر رہے ہیں۔ یا پھر کم از کم اتنا تو کہیں کہ الفاظ تو ان کے اپنے ہیں۔ مگر ان کا مفہوم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا بیان فرمودہ ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب کو اتنی سی بات کو صاف کر دینے کی بھی جرأت نہیں ہے۔ تو پھر ان کی چیلنج بازی اور شور و شر کی حقیقت معلوم۔

فوجی ملازموں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کے رشتہ دار یا عزیز میدانِ جنگ میں یا گھر آکر طبعی بیماری سے فوت ہوئے ہوں۔ اور گورنمنٹ نے کسی وجہ سے انکی پنشن منظور نہ کی ہو۔ ایسے احباب فوراً مجھے جملہ کوائف سے مطلع فرما دیں۔ (ناظر امور عامہ)

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان کی فہرستیں ۷ اخاء تک دفتر میں پہنچا دیں
(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

تقرر اُمرا جماعتہائے احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک امیر مقرر فرمایا ہے:۔

(۱) بھیرہ۔ ملک محمد حسین صاحب آف بھیکہ
" نائب امیر۔ میاں خدا بخش صاحب

(۲) پراونشل انجمن احمدیہ سندھ۔ ڈاکٹر حاجی خاں صاحب

(۳) حلقہ کھیوہ باجوہ (ضلع سیالکوٹ) } چودھری ابو محمد عبد اللہ صاحب

(۴) چک ۲۷ الف گوٹھ مہر لوٹا ضلع تھرپارکر سندھ } صوفی غلام محمد صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

تشخیص بجٹ چندہ کے متعلق ضروری اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۶-۱۹۴۵ء بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے یہ فارم مکمل ہو کر آئے ہیں۔

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے ہر دو چندہ جات کے فارم بعد تشخیص کے جلد سے جلد مرکز میں ارسال فرما دیں۔ (ناظر بیت المال)

ایک اہم فیصلہ مشاورت ۱۹۴۳ء

پچھلے سال مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر سکرٹری مال ہر ماہ ایک ایسی فہرست سیکرٹری مقبرہ بہشتی کو ارسال کریں۔ کہ فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ہمارے پاس جمع کر دی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو فلاں کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گئی ہے۔ جس میں نمبر وصیت اور نام موصی ہونا از حد ضروری ہے۔ ورنہ غلط اندراج کے ذمہ وار آپ خود ہوں گے۔ مہربانی فرما کر ہر سکرٹری مال اس پر عمل کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اسے نقصان پہنچاؤ۔ اسکی ترقی کو روک دو۔ مگر مولوی صاحب اور ان کے ساتھی یاد رکھیں۔ اس قسم کی خواہشیں کرتے کرتے وہ خود تو مٹ جائیں گے۔ اور ان کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ وہ قائم رہے گی۔ اور انشاء اللہ روز بروز ترقی کرے گی۔

اس موقع پر ان غیر مبایعین سے تو کچھ کہنا عبث ہے۔ جو بغض اور کینہ میں انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ لیکن جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت رکھتے ہیں۔ اور جو دنیا میں احمدیت کے پھیلنے کے آرزومند ہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب مخالفین احمدیت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کس طرح احمدیت کی اشاعت میں روکیں ڈالنے بلکہ اسے مٹانے کے درپے ہیں۔

روحانی انقلاب

سلسلہ احمدیہ کے قیام کا مقصد دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب بپا کرنا ہے۔ اس انقلاب کے لئے نفس انسانی کی تربیت ضروری ہے۔ اور خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے۔ کہ "نفس انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہو سکتی ہے"۔ (الہام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ)

پس احمدی بچوں کی تربیت کے لئے جدوجہد روحانی انقلاب کی تڑپ رکھنے والے ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس تڑپ کا عملاً اظہار خدام الاحمدیہ کے ماتحت بچوں کی اصلاحی شاخ مجلس اطفال احمدیہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کے ہاں اب تک مجلس اطفال احمدیہ قائم نہیں۔ تو فوراً قائم کریں۔ اور مستعدی اور باقاعدگی سے اس کے قواعد کے مطابق کام کرائیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

جماعت احمدیہ منٹگمری کا جلسہ

جماعت احمدیہ منٹگمری کا جلسہ مورخہ ۷-۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ہوگا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے اردگرد کی جماعتیں کثرت سے اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مجالس ماتحت کی طرف سے ۲۰ خدام پر ایک نمائندہ کی سالانہ اجتماع میں شرکت ضروری ہے
(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

سال ہفتم کا تیسرا امتحان — انقلاب حقیقی — ۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء
اخاء ۲۳
مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

187
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنج ارکان اسلام

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اکثر لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ اعمال صالحہ ہی ہمارا مقصود ہیں۔ جس نے ایسے اعمال کر لئے بس وہ اپنے مطلب کو پہنچ گیا۔ اور غالباً یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کو ہماری ان عبادات کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر ایسے لوگ اپنے اعمال پر بہت فخر کرتے ہیں۔ اور ان کو ہی مدار نجات یقین کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اعمال خود مقصود بالذات نہیں ہیں۔ بلکہ ذریعہ ہیں بڑی چیزوں کے حصول کا۔ جو نجات و فلاح کا اصل باعث ہیں۔ مثال کے طور پر روزہ کو ہی لے لو اللہ تعالےٰ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ روزہ تمہارا مقصود ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ تقویٰ تمہارا مقصود ہے۔ اور روزہ کا حکم صرف اس لئے ہے کہ تم کو تقویٰ حاصل ہو جائے پس ثابت ہوا کہ تقویٰ اصل چیز ہے۔ اور روزہ اس کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ مگر عام طور پر لوگ۔ ذرائع اور اسباب کو پکڑے رہتے ہیں۔ اصل چیز کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ترقی اور فوائد سے محروم رہتے ہیں۔ روزہ رکھ لیا۔ اور تسلی پا لی کہ مقصود حاصل ہو گیا حالانکہ اگر اس روزہ سے تقویٰ میں ترقی کرتے تب ان کو خوش ہونا چاہیئے تھا۔

[illegible] اس مضمون میں بیان کرونگا کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ کن باتوں کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اور ہمیں ہمیشہ ان اصل اور ضروری باتوں پر اپنی توجہ رکھنی چاہیئے اگر وہ حاصل ہو رہی ہوں تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہماری یہ عبادات صحیح لائن پر چل رہی ہیں ورنہ نہیں۔ اور یہ کہ ارکان اسلام صرف ذرائع ہیں بعض اور چیزوں کے حاصل کرنے کے جن پر نجات و فلاح منحصر ہے۔ اور وہ چیزیں اصل ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے۔ کہ لن ینال اللّٰہ لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقویٰ منکم یعنی خدا تعالےٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ جو چیز اسے پہنچتی ہے وہ پاک دلی ہے۔ جو قربانی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کو نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ نہیں پہنچتے۔ کیونکہ یہ جسمانی اعمال ہیں۔ اسے تو ان اعمال کی وجہ سے جو دلی پاکیزگی اور محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے وہ پہنچتی ہے۔ اور اس کے دربار میں صرف انہی کی قدر ہے نہ کہ جسم کو فاقہ سے رکھنے یا نماز کی اٹھک بیٹھک کی۔ کیونکہ یہ اعمال صرف وسائط اور ذرائع ہیں تعلق باللہ پیدا کرنے کیلئے اور بس

دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ سب عبادات اور اعمال ہمارے اور صرف ہمارے اپنے فائدہ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں اس لئے ہم کو یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم روزہ نہ رکھیں گے۔ یا زکوٰۃ نہ دینگے۔ تو خدا کا اس میں کوئی نقصان ہے یا وہ غصے ہو جائے گا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اگر ہم یہ اعمال نہ کرینگے تو ہم خود بڑے بڑے فوائد سے محروم رہ جائینگے اور یہ ارکان کیا بلکہ تمام اعمال خواہ بڑے ہوں خواہ چھوٹے اور تمام کے تمام عقائد خواہ اہم ہوں یا معمولی سب بلا استثناء ہمارے اپنے نفع کے لئے ہیں۔ نہ خدا تعالےٰ اپنی تعظیم کا محتاج ہے نہ ہماری عبادتوں کا۔ اس نے تو صاف صاف فرما دیا ہے کہ خواہ تم میری عبادت اور شکر پر مصروف رہو۔ خواہ میرا کفر کرتے رہو۔ دونوں صورتوں میں مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہاں پہلی بات میں تمہارا اپنا فائدہ ہے اور دوسری میں تمہارا اپنا نقصان۔ میری ذات ان سب باتوں سے بالا تر ہے۔ میں تو تمہیں نفع پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور اس نفع کی خاطر کچھ قواعد اور ضوابط تمہارے لئے مقرر فرما دیئے ہیں۔ اگر ان پر عمل کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے ورنہ نہیں میرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ نہ میری کوئی شان تمہاری عبادتوں سے بڑھ سکتی ہے نہ میری عزت تمہارے انکار اور کفر سے گھٹے گی۔ ومن جاهد فانما یجاهد لنفسه۔ ان اللّٰہ لغنی عن العالمین (عنکبوت) جو شخص بھی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو تمام جہانوں سے غنی اور بے پرواہ ہے ومن یشکر فانما یشکر لنفسه۔ ومن کفر فان اللّٰہ غنی حمید (لقمان) جو میرا شکر کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو ہی فائدہ پہنچانے کے لئے کرتا ہے۔ اور جو میرا کفر کرتا ہے۔ تو میں ان سے بے پرواہ اور ستائش کے قابل ہوں۔ اس مضمون کی ایک نہیں بلکہ بہت سی آیات قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور سب کا مطلب یہی ہے۔ کہ جملہ عبادات۔ اور ساری نیکیاں اور تمام کوششیں بندہ کے اپنے فائدہ کے لئے ہی ہیں۔ خدا کا قطعاً کوئی فائدہ ان میں نہیں ہے۔ اور اس کے برخلاف عقیدہ رکھنا ایک بڑا دھوکا ہے جو عام لوگوں کو لگا ہوا ہے۔

دوسرا دھوکا یہ ہے کہ لوگ ان اعمال کو ہی اصل چیز سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جن باتوں کے حصول کے لئے یہ اعمال بطور ذرائع کے تھے۔ ان کا خیال بھی نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ روح اعمال ضائع ہو گئی۔ اور صرف چھلکا ہی اصل چیز سمجھ لیا گیا۔ اس لئے میں مختصراً یہاں بیان کرتا ہوں۔ کہ نماز کس چیز کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور روزہ کس چیز کے حاصل کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور حج ادا کرنا کس مطلب کے لئے ہے۔ اور زکوٰۃ دینے سے ہم کو کس نفع کی امید رکھنی چاہیئے۔ اگر ان اعمال سے وہ چیزیں اور وہ فائدے ہم کو حاصل ہو رہے ہوں۔ تب تو ہمارے ذرائع صحیح ہیں۔ ورنہ ان میں غلطی ہے۔ اور اس غلطی کی اصلاح کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جب تک وہ اصل مقصد حاصل نہ ہو۔ ان اعمال کو ناقص اور نکما سمجھتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً اگر ہم بیس فٹ اونچے کوٹھے پر چڑھنا چاہتے ہوں۔ اور دس فٹ لمبی سیڑھی لگا کر اس پر چڑھنے لگیں۔ تو کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ اصل مقصد ہمارا کوٹھے پر چڑھنا ہے نہ کہ صرف ایک سیڑھی دیوار سے لگا دینا۔ پس اصل مقصود ان عبادات کا جو کلام الٰہی نے بیان فرمایا ہے۔ اسے ہمیشہ ذہن میں مستحضر رکھو۔ اور ان اعمال کو اصل مقصد کا ایک ذریعہ سمجھو۔ تب تو فائدہ ہوگا ورنہ نہیں اور وہ اغراض حسب ذیل ہیں۔

نماز

نماز اس لئے پڑھی جاتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے:۔

(۱) ہم گناہوں سے پاک ہو جائیں اقم الصلوٰۃ طرفی النہار و زلفاً من اللیل۔ ان الحسنات یذہبن السیئات (ھود) یعنی نماز کی وجہ سے انسان کی اخلاقی بدیاں دور ہو جاتی ہیں اور اسے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔ یا یوں کہو کہ نماز تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے:

(۲) اقم الصلوٰۃ لذکری (طٰہٰ) یعنی نماز سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ جو ذکر الٰہی سے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالےٰ کی محبت۔ قبولیت دعا خشیت الٰہی وغیرہ۔ پس یہ اصل مقصود ہیں۔ اور نماز ان کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگر یہ چیزیں نماز کے نتیجہ میں حاصل ہو رہی ہیں۔ تو نماز ٹھیک ہے۔ ورنہ اس میں نقص ہے۔

(۳) ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً (نساء) یعنی نماز کی وجہ سے انسان کی زندگی باقاعدہ ہو جاتی ہے اور وہ بھی نماز کے ذریعہ سے پابند اوقات ہو جاتا ہے۔

(۴) ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر (عنکبوت) نماز روکتی ہے بے حیائی اور نامعقول باتوں سے۔ پس نمازی دیکھ لے کہ نماز کو تو اللہ تعالےٰ نے میرے نفس کے لئے فحشاء و منکر سے بچنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر نفس ان باتوں سے دور نہیں ہوا تو نماز کا نقص ہے جو اصلاح کی محتاج ہے

(۵) الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (مومنون) نماز سے غرض قلب اور

رقت دل کا حاصل کرنا مقصود ہے۔

(۶) واستعینوا بالصبر والصلوٰة (بقرہ)
یعنی نماز قبولیت دعا کا ذریعہ ہے۔

(۷) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی عبادتوں کے بارہ میں افلا اکون عبداً شکورا (الحدیث) کہہ کر بتادیا۔ کہ نماز ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کے شکر کے اظہار کا۔

مختصراً یہ وہ باتیں ہیں۔ جن کے لئے نماز پر مداومت اختیار کی جاتی ہے۔ اور نماز ان کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر یہ باتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ تو نماز بھی ٹھیک ہے۔ ورنہ قابل توجہ و اصلاح۔ یاد رہے کہ دنیا میں یہ سب اعمال یعنی روزہ۔ نماز۔ حج زکوٰة۔ وغیرہ موت تک جاری رہتے ہیں۔ مگر جنت میں نہ روزہ رہے گا۔ نہ حج نہ زکوٰة۔ مگر نماز کا عمل وہاں بھی رہے گا۔ کیونکہ نماز تو ایک دعا ہے۔ اور دعا اس وقت تک جبتک کہ بندہ بندہ ہے۔ اور خدا اس کا رب ہے۔ ہمیشہ قائم رہے گی۔ کیونکہ دعا نہ ہو۔ تو بندہ اور خدا کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے یہ عمل ابدی ہے۔ باقی سب اعمال صرف موت تک ہیں۔

روزہ

(۱) روزہ ذریعہ ہے تقویٰ کا۔ کتب علیکم الصیام کما کتب علے الذین من قبلکم لعلکم تتقون (بقرہ) پس تقویٰ اصل چیز ہے۔ نہ کہ روزہ۔ روزہ تو تقویٰ کے حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

(۲) روزہ ذریعہ ہے قرب الٰہی کا۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔

(۳) روزہ حرام خوری سے بچاتا ہے۔

(۴) روزہ بدکاری سے بچاتا ہے۔

(۵) روزہ قبولیت دعا کا سبب ہے۔

(۶) روزہ صبر پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۷) روزہ ہمدردیٔ مخلوق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

روزہ کے یہ سب فوائد قرآن مجید میں مذکور ہیں

زکوٰة

زکوٰة اس لئے فرض کی گئی ہے۔ کہ وہ ذریعہ ہے تزکیہ نفس کا۔ وہ مال کو پاک کرتی ہے اس سے بخل اور مال کی محبت دور ہوتی ہے۔ شفقت علی خلق اللہ پیدا ہوتی ہے۔ حکومت اسلامی کا نظام اس سے چلتا ہے۔ بڑی بڑی قربانیوں کے لئے انسان کی روح تیار ہوتی ہے۔ شرک دور ہوتا ہے۔ قناعت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب باتیں بھی قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

مگر طوالت کے خوف سے ان آیات کا نقل کرنا غیر ضروری ہے۔

حج

حج کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی محبت جوش مارتی ہے۔ دنیا اور اس کی زینت سے بیزاری حاصل ہوتی ہے۔ گناہ کے میل اور گندگی سے انسان پاک صاف ہو جاتا ہے۔ ماسوی اللہ کے سب بت ٹوٹ جاتے ہیں۔ جھوٹ سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ تقویٰ ترقی کرتا ہے اولاد اور جان کی قربانی کے لئے انسان آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ سب باتیں سورہ حج میں مذکور ہیں۔ اور یہ اصل مقاصد ہیں جن کے حصول کے لئے حج کیا جاتا ہے۔

اعلان کلمۂ توحید

پانچواں رکن اسلام کا توحید کی شہادت یا کلمہ توحید کا اعلان ہے۔ اس اعلانِ کلمۂ توحید کے ذریعہ حسب ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں:۔

خود اپنے اندر استقامت پیدا ہوتی ہے۔ اعلان کے بعد انسان کو اپنے دعویٰ پر مضبوط ہونا پڑتا ہے۔ اور اپنی عملی زندگی اس کے مطابق بنانی پڑتی ہے۔ نیز چونکہ مخالفوں کے قائل کرنے کے لئے توحید کے دلائل سوچنے پڑتے ہیں۔ اس لئے نتیجۃً اس کا اپنا ایمان اور یقین بھی توحید پر بڑھتا ہے۔ یہ اعلان تبلیغ کا بھی ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ ایسا اعلان نفاق کو دور کرتا ہے۔ اور شجاعت ایمانی پیدا کرتا ہے۔ کلمۂ شہادت شرک کی جڑ کاٹنے کے لئے ایک کلہاڑا ہے۔ یہ اعلان انسان کے محبت الٰہی کے دلی جذبات کو باہر لے آتا ہے۔

پس پنج ارکان اسلام جو جسمانی مجاہدات ہیں۔ روح کے کمالات حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ کمالات اصل مقصد ہیں۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ میں بغیر ان ارکان کے تقویٰ اور خشیت اور محبت الٰہی وغیرہ کسی اور طریقہ یا ترکیب سے حاصل کر لوں گا۔ تو یہ غلط ہے۔ صرف یہی ارکان شریعت الٰہی نے نفس کی صفائی۔ تہذیب اخلاق اور روحانیت کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ اس لئے جو شخص ان کے ذریعہ کے سوا کسی اور طریقہ سے عمدہ نتیجہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ غلط کہتا ہے۔ اور جو صرف الٰہی کو اپنا مدعا اور مقصود سمجھتا ہے۔ اور اصل مقصود

احمدیہ کمپنی کیلئے یک صد نوجوانوں کی فوری ضرورت

میں گذشتہ سال اخبار "الفضل" میں بار بار اعلان کر چکا ہوں۔ اور اس اعلان کو مجلس مشاورت سے پہلے اور مجلس مشاورت کے بعد بھی دہرایا جا چکا ہے۔ کہ احمدیہ کمپنی کی نفری کی کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ لیکن احباب نے اس طرف توجہ بہت کم کی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت اس بارہ میں اس تصریح کے ساتھ آئی ہے۔ کہ اس طرف فوری توجہ کی جائے۔ چنانچہ اب عنقریب ہی پندرہ جماعتوں کو مخصوص کر کے ان کی طرف وفد بھیجا جا رہا ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ اس وفد کی پوری پوری مدد کریں۔ (ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعلیم الاسلام کالج اور جماعتہائے بیرون ہند

تحریک چندہ کالج کے سلسلہ میں جو وعدے اور رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روزانہ رپورٹ کی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے حضور کو چندہ کی رفتار اور وصولی کی مقدار وغیرہ کا علم ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں حضور نے ایک روزانہ رپورٹ پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ "اب چندوں میں کمی آگئی ہے۔ ہندوستان سے باہر کی جماعتوں نے کافی حصہ نہیں لیا" حضور کے یہ الفاظ جہاں چندہ کالج کے متعلق عام احباب جماعت کو ان کی سست رفتاری اور غفلت سے آگاہ کرتے ہیں۔ وہاں بیرون ہند کے احباب کو خاص طور پر متنبہ کر کے انہیں اپنے وعدے اور چندے زیادہ مستعدی اور سرگرمی سے بھیجنے اور اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اب حضور کے اس ریمارک سے متاثر ہو کر اندرون اور بیرون ہند کے احباب اپنی غفلت سے بیدار ہوں گے۔ اور اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جو کہ عین خدا تعالےٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس کالج کی غرض بھی اعلاء کلمۃ اللہ ہی ہے۔ بیرون ہند کے احباب کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور سن رائز میں بھی اعلان کرایا جا رہا ہے۔ اور نیز ان کو براہ راست چٹھیاں بھی لکھی جا رہی ہیں۔ (ناظر بیت المال)

تنظیم ضلع گورداسپور

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:۔

"ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے۔ وہاں کے نوجوانوں کے لئے جو پندرہ سال سے زیادہ اور چالیس سال سے کم عمر کے ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ اس میں شامل ہوں۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل امید ہے ہندوستان کی تمام جماعتوں نے شروع کر دی ہوگی۔ ضلع گورداسپور کے نوجوانوں کی ذمہ واری مرکز کے قریب میں ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ انہوں نے اس طرف فوری توجہ کی ہے۔ اور اس وقت تک مندرجہ ذیل مقامات کے تمام احمدی نوجوان مجلس کے رکن بن چکے ہیں۔ اور ان مقامات پر باقاعدہ مجالس قائم ہو کر کام شروع ہو چکا ہے:۔

"قلعہ لال سنگھ۔ لبرائے۔ پھیروچیچی۔ ہرسیاں۔ ونجواں۔ دھرم کوٹ بگہ۔ بٹالہ۔ تلونڈی جھنگلاں۔ گلانوالی۔ قلعہ درشن سنگھ۔ بگول۔ کاہنووان۔ چوہدریوالہ گورداسپور۔ فتح۔ ٹھیکریوالہ۔ کلوسوہل اور اٹھوال۔

دوسرے مقامات کی جماعتوں کے عہدہ داران سے مجلس نے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں بہت جلد مجالس قائم کر کے مرکز میں اطلاع بھجوا دیں۔ تاکہ مجلس کے جو عہدہ دار مقرر ہوں۔ ان کو ضروری ہدایات کام کے متعلق بھجوائی جا سکیں۔ امید ہے۔ وہ اس طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائینگے۔

خاکسار ظہور احمد انچارج تنظیم ضلع گورداسپور۔

188

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری علالت۔ صحت یابی اور شکریہ احباب

از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات

الحمد للہ خدا تعالیٰ نے سلسلہ کے ایک مخلص خادم کے متعلق احباب جماعت کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کیا۔ اور گویا خدمت اسلام کے لئے دوبارہ زندگی بخشی۔ ذیل میں مکرم خادم صاحب کے اپنے قلم کا لکھا ہوا مضمون جس کے لئے آنکھیں ترس گئی تھیں درج کرکے انکی صحت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے (ایڈیٹر)

علالت

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس عاجز کو دوبارہ زندگی بخشی اور احیاء موتیٰ کا ایک ایمان افروز نمونہ دکھایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسۂ دہلی سے واپسی کے دس دن بعد خاکسار ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء کو لعارضہ ٹائیفائڈ (تپ محرقہ) بیمار ہوا تھا۔ خانصاحب ڈاکٹر محمد حیات صاحب سابق معالج بادشاہ ایران اور مکرمی ڈاکٹر خورشید علی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پی۔ سی۔ ایم۔ ایس کی رائے میں یہ پیرا ٹائیفائڈ تھا۔ جس کی میعاد ۱۴ یوم ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی حکمت کے ماتحت یہ بخار غیر معمولی طور پر لمبا ہوتا گیا۔ اور بالآخر ۱۱۰ دن یعنی تین ماہ بیس دن کے بعد ۱۶۔ اگست ۱۹۴۴ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اترا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

سیدنا حضرت امیر المومنین کی توجہ اور دعا

ان ایام علالت میں جبکہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ایسے مواقع بھی پیدا ہوئے۔ جب زندگی کی طرف سے کامل مایوسی ہو جاتی تھی۔ لیکن سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ اور خاص دعائیں امید دلانے اور حوصلہ بندھانے کا موجب تھیں۔ اور یہی بات تو یہ ہے کہ خاکسار کی معجزانہ طور پر بحالی صحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا اور احیاء موتیٰ کا ایک زبردست نشان ہے۔ حضور ابتدائے علالت سے ہی اپنے اس غلام کے حال پر توجہ فرماتے رہے۔ لیکن جب زمانہ علالت طویل ہو گیا۔ تو حضور نے از راہ کرم علاج کے متعلق ہدایات بھی صادر فرمائیں۔ اور پھر ڈلہوزی سے ادویہ تیار کرکے بھجوائیں۔ پھر حضور نے مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر ایس لے لطیف صاحب احمدی دہلی کو ہدایت فرمائی کہ وہ گجرات تشریف لاکر خاکسار کا ڈاکٹری معائنہ کرکے علاج بھی تجویز فرمائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب محترم دہلی سے تشریف لائے اور نہایت احتیاط اور توجہ سے خاکسار کو دیکھا۔ اور بے حد شفقت سے تسلی بھی دلائی اور علاج بھی تجویز فرمایا فجزاہ اللہ احسن الجزا

بالآخر جب خاکسار کی حالت مایوس کن ہو گئی اور بظاہر یہ خیال پیدا ہو گیا کہ ٹی بی یعنی دق بطنی کی بیماری لاحق ہے۔ اور یہ رپورٹ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پہنچی۔ تو اس اطلاع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ اس کا اقتباس درج ذیل ہے:

"میں نے اب کچھ دنوں سے **خاص طور پر دعا** شروع کی ہے۔ آج رات بھی آنکھ کھلنے پر دیر تک دعا کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد صحت عطا فرمائے"۔

سفر لاہور

حضور کا یہ مکتوب ۷ اگست کو موصول ہوا اسے پڑھتے ہی میرے دل میں اطمینان اور تسلی پیدا ہو گئی۔ اور یقین ہو گیا کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفایابی کا حکم صادر ہوگا۔ اس کے تین دن بعد مجھے دلی لے جانے کے لئے لاہور ریلوے اسٹیشن پر راستے میں ٹھہرایا گیا وہاں پر بالکل غیر متوقع طور پر وہاں کی جماعت کے دوستوں نے (جو ایک بہت بڑی تعداد میں اپنے بیمار بھائی کی عیادت کے لئے آئے ہوئے تھے۔) اصرار کیا کہ دلی جانے سے قبل لاہور کے ڈاکٹر صاحبان سے معائنہ کرا کے مشورہ لے لیا جائے۔ برادر محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت لاہور تو اس رائے میں مصر تھے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی ڈاکٹر صاحبان کا ایک اجتماع لاہور ریلوے اسٹیشن کے سکینڈ کلاس ویٹنگ روم ہی میں کیا۔ سب کی متفقہ تشخیص یہ تھی کہ نہ دق ہے نہ سل۔ بلکہ محض سوزش جگر کی بیماری ہے جو پیچش امراض کے جراثیم کے جگر میں چلے جانے کے باعث ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بھی متفقہ طور پر یہی مشورہ دیا کہ دلی جانے سے قبل لاہور میں کم از کم ایک ہفتہ قیام کرکے علاج کرایا جائے باوجودیکہ اس امر کے سفر دلی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔ لاہور ٹھہرنے کا فیصلہ ہو گیا۔ دلی کی جماعت کے احباب منتظر تھے۔ چنانچہ پروگرام کی تبدیلی کی اطلاع وقت پر نہ مل سکنے کے باعث دہلی کے کئی احباب جماعت ۱۱ اگست کی صبح کو دہلی ریلوے اسٹیشن پر برائے استقبال تشریف لائے۔ اور اس طرح ان کو بلاوجہ تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

صحت یابی

لاہور کے قیام کے چھٹے دن ہی وہ بخار جو تین ماہ اور چودہ دن سے گویا جزو بدن بنا ہوا تھا۔ اور گجرات کے بہترین معالجوں کے متواتر علاج کے باوجود اترنے میں نہ آتا تھا۔ اور بظاہر حالات زندگی کی طرف سے مایوسی پیدا ہو چکی تھی سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی **خاص دعا** کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتر گیا۔ اور وہ مردہ جس کے جسم میں فقط ہڈیاں باقی رہ گئی تھیں۔ یہاں تک کہ اٹھ کر بیٹھنے کی سکت باقی نہ تھی معجزانہ طور پر زندہ ہو گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک الیس اللہ بقادر علیٰ ان یحی الموتیٰ۔ بلیٰ وھو الخلاق العلیم

احباب جماعت کی دعائیں اور صدقات

خاکسار کی اس بیماری کے ایام میں احباب جماعت نے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ اس ناچیز گنہگار کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر دعائیں کی ہیں اور صدقات دیئے ہیں۔ میں اس کے لئے شکریہ ادا کرتا [illegible] یہ نمونہ جہاں میرے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی زبردست ثبوت ہے کہ حضور کے ذریعہ کس طرح آخرین منہم کی یہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ میں رنگین ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ اخوت و محبت کے رشتہ میں منسلک ہو چکی ہے اور ارشاد نبوی ھی الجماعۃ کی حقیقی مصداق ہے۔ جن احباب جماعت نے حیدرآباد سے کر بنگال اور صوبہ سرحد تک سے تاروں اور خطوط کے ذریعہ بار بار اور متواتر تیمارداری کی ہے۔ ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہم اللہ تعالیٰ (آپ آجکل بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ اور جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے خاص طور پر اپنی شفقت اور محبت کا سلوک فرما کر ممنون احسان فرمایا فجزاہم اللہ احسن الجزا

مکرمی جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب احمدی انچارج ریلوے ہسپتال مغلپورہ لاہور اور محترمی جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب بھاٹی گیٹ لاہور۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد یوسف صاحب لاہور خان صاحب ڈاکٹر محمد حیات صاحب گجرات اور ڈاکٹر خورشید علی صاحب قریشی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے لئے جنہوں نے انتہائی محبت اور شفقت سے علاج فرمایا۔ میرے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی برکتوں سے مالا مال کرے۔ آمین

جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" بھی میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے میرے ایام علالت میں میرے حالات سے احباب جماعت کو باخبر رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔ (آمین)

احباب جماعت میں سے کئی دوست قادیان امرتسر۔ لاہور۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ وزیرآباد وغیرہ مقامات سے محض خاکسار کی تیمارداری کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے گجرات تشریف لائے اور احباب جماعت لاہور۔ جنہوں نے میرے قیام لاہور کے دوران میں تیمارداری کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے (آمین)

مبشر خوابیں

ابتدائے علالت سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو خوابوں اور دیگر احباب کو رویا اور الہامات کے ذریعہ خاکسار کی صحت یابی کے متعلق اطلاعات دیں جن میں بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحبان کی رائے کے بالکل خلاف یہ بیماری بہت لمبی ہو جائے گی اور اس وقت تک صحت نہ ہوگی جب تک کہ میری طاقت مجھے جواب نہ دے جائے نیز یہ کہ صحت گجرات سے باہر جانے پر ہوگی۔ پھر یہ کہ گجرات سے چل کر جس پہلے مقام پر ہمارا قیام ہوگا۔ وہیں صحت ہو جائے گی۔ پھر یہ کہ وہ مقام لاہور ہوگا۔ پھر یہ کہ کامل صحت رمضان میں ہوگی غرضیکہ اس بیماری کی تفصیلات سے اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اطلاع دے کر جہاں ہمیں تسلیاں دیں۔ وہاں یہ بھی ثابت کر دیا۔

کہ وہ ایک زندہ اور قادر خدا ہے۔ اور مردوں کو زندہ کرتا اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ وہ اب بھی بولتا ہے جس طرح پہلے بولتا تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

درخواستِ دعا

جماعت کے دوستوں نے جس محبت اور اخلاص کا مظاہرہ خاکسار کے متعلق فرمایا ہے اس کے بالمقابل جب میں اپنے نفس کو ٹٹولتا ہوں۔ اس کا محاسبہ کرتا ہوں۔ تو سخت شرمندہ ہوتا ہوں کہ اپنی بے شمار کمزوریوں۔ غفلتوں۔ کوتاہیوں اور لغزشوں کے باعث میں تو ہرگز اس اخلاص اور محبت کا مستحق نہ تھا۔ جس کا مستحق مجھے احباب جماعت نے سمجھا یہ اللہ تعالیٰ کی ستاری تھی۔ جس نے میرے گناہوں کی عیب پوشی فرمائی۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ اور بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ درحقیقت مجھے ویسا ہی بنا دے۔ جیسا کہ احباب جماعت نے مجھے سمجھا۔ وہ اپنے فضل سے میری تمام روحانی و جسمانی کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کی بے لوث اور بے ریا خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور ایسی حالت میں موت دے جبکہ وہ مجھ سے راضی ہو رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق ضروری اعلان

چند دنوں تک لاہور کے مختلف کالج تعطیلات کے بعد کھل رہے ہیں مغربیت کے موجودہ مسموم اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت احمدیہ ہوسٹل لاہور کا قیام ہے۔ احمدیہ ہوسٹل نہایت اچھے ماحول اور نوجوانوں کی تعلیم اور صحت کے لحاظ سے عمدہ جگہ کوٹھی نمبر ۳۲ ڈیوس روڈ پر واقع ہے۔ جن احمدی احباب کے بچے مختلف کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ مذکورہ مفاد کے پیش نظر اپنے بچوں کو تلقین کریں۔ کہ احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہوں۔ اس میں علاوہ کالج کی تعلیم کے طلباء کی اخلاقی نگرانی بھی پوری توجہ سے کی جاتی ہے۔ امید ہے اس مختصر نوٹ کو ملاحظہ فرما کر طلباء کے سرپرست احباب پورے طور پر تعاون فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

خاکسار۔ غلام مصطفےٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی آخری تنبیہ

"ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اسکو دور کرنے کی کوشش کریں۔"

"ہماری جماعت کا ہر سیکرٹری ہر خطیب اسکو دہراتا رہے۔ کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑا بھاری خطرہ ہے۔ کہ وہ صحیح تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی۔ ایسے ہاتھوں میں چلی جائے۔ جو اسکو ناپاک کر دیں۔" خدا تعالیٰ نے ہم پر فرض کر دیا ہے۔ کہ ہم اپنی جانوں اور مال سے اس کے دین کی تبلیغ کریں۔ ہمارے پاس بہت سا تبلیغی لٹریچر موجود ہے۔ اس لئے ہمارے ہر دو ان پر فرض ہے۔ کہ وہ اسکی خوب اشاعت کیا

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کنٹرول کی ضمن میں — اعتبار کرنے والے کے لئے مناسب چھاپ۔ دوکاندار کے لئے مناسب منافع اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

کپڑے کے کنٹرول کو کس طرح سخت کر کے قیمتیں اور زیادہ گھٹا دی گئی ہیں

کپڑے پر کنٹرول جون ۱۹۴۳ء میں لگایا گیا تھا جب کہ قیمتیں حیرت انگیز طور پر چڑھی ہوئی تھیں اور عام آدمی گزارے کے لئے کم سے کم کپڑا بھی مشکل ہی سے خرید سکتا تھا۔ کنٹرول لگتے ہی دو باتیں ہوئیں یعنی قیمتیں گر گئیں اور دوکانداروں کو اپنے چھپائے ہوئے ذخیرے دوبارہ گوداموں سے باہر نکالنے پڑے۔ ان تدبیروں کے ساتھ جو روپیہ کے کارخانوں کو قابل قدر امداد بھی کی بدولت عمل میں آ سکیں، کروڑوں گز سٹینڈرڈ کپڑے کی تیاری سے حالات اور بہتر ہوئے۔ اس کے بعد سے کچھ اور تدبیریں بھی اختیار کی گئی ہیں۔

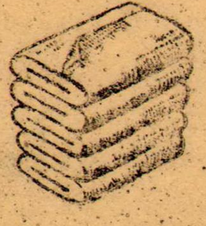

اگر دوکاندار کپڑے کی زیادہ قیمت وصول کرنا چاہیں تو آپ ذیل کے طریقوں سے بچ سکتے ہیں انہیں یاد رکھئے۔

۱۔ دسمبر ۱۹۴۴ء میں کپڑے کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں کی حد مقرر کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد سے یہ قیمتیں گھٹا دی گئیں اور اب ۲۰ فیصدی کم ہو گئی ہیں۔

۲۔ ۳۱ کارخانوں کی پیداوار حکومت نے اپنے قبضے میں لے لی ہے جو حکومت کے منظور کئے ہوئے بیوپاریوں کے ذریعے کنٹرول کی ہوئی قیمتوں پر بکتی ہے۔

۳۔ کنٹرول کپڑے اور سوت کے علاوہ کارخانوں کی کلوں پر بھی لگا دیا گیا ہے جن کے ذریعے یہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس طرح تیاری کی لاگت میں کمی ہو گی لہٰذا آپ کو قیمت بھی کم دینی پڑے گی۔

۱۔ ہر قسم کے کپڑے کی قیمتیں مشتہر کی جاتی ہیں۔ [illegible] کی طرف سے شائع کی جاتی ہیں جس سے آپ ایک فہرست منگا سکتے ہیں قیمت [illegible]

۲۔ کسی دوکاندار کے خلاف کوئی شکایت درج کرانی ہو تو اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھئے جو کنٹرول آرڈر کی رو سے وسیع اختیارات رکھتا ہے یا اسپیشل افسر انچارج اینٹی پرافیٹیئرنگ ہر صوبے کی حکومت کے [illegible] ریاستوں میں بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

۳۔ حکومت کے حکم سے مجرم بیوپاری کی قیمت ضبط کی جا سکتی ہے۔ اس قسم کی واردات کی اطلاع دینے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیے تاکہ مجرموں کو سزا مل سکے۔

حالات سے باخبر رہئے
اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمہ انفارمیشن [illegible] کی طرف سے شائع کیا گیا

189

مُبارک یا مہلک؟

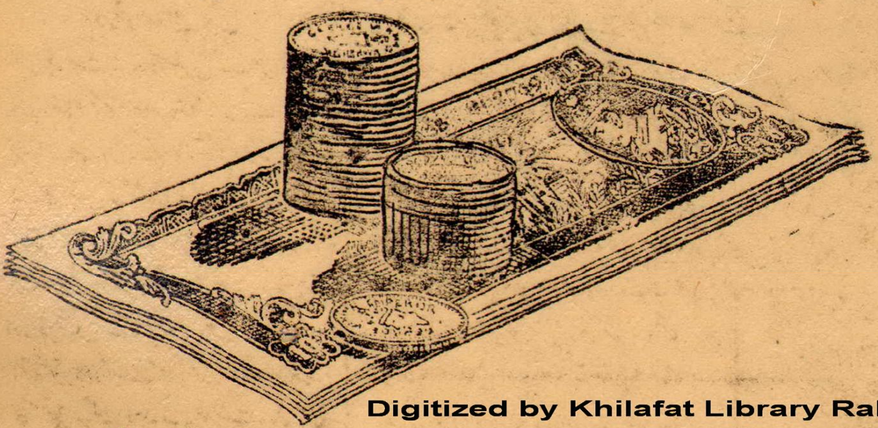

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے مستقبل کی بہتری کے لئے کفایت شعاری جس قدر اہم اور لازمی اس وقت ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ اس جنگ کے زمانے میں ملک کے اندر قوت خرید ضرورت سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے "قوت خرید" سے مراد ہے نقد رقم، روپیہ۔ کفایت شعاری قوت خرید کی زیادتی کو آپ کے اور آپ کی قوم کے حق میں مبارک اور مفید بنا سکتی ہے۔ لیکن اندھادھند خرچ سے یہی زائد رقم نہایت خطرناک اور مہلک صورت پیدا کر دے گی۔ یعنی انفلیشن، یا روپے کی غیر طبعی زیادتی۔

جنگ کے زمانے میں ہندوستان کے اندر سامان کی کمی ہو گئی ہے اور جب تک چیزوں کی مانگ کم نہ ہو قیمتیں بڑھتی رہیں گی۔ کنٹرول کی تدبیروں سے قیمتوں کے مسلسل بڑھنے کی روک تھام کر دی گئی ہے۔ مگر انفلیشن کے خلاف اس جدوجہد میں ہمیں آپ کی جانب سے بھی ہر ممکن امداد کی ضرورت ہے۔

روپیہ بچایئے اور سمجھداری سے لگایئے

روپیہ سمجھداری سے لگایئے۔ جواہرات، زمین، عمارت، صنعتی سامان یا دوسری خام اشیاء خرید کر نہ ڈال دیجئے۔ آج کل روپیہ لگانے کی سب سے محفوظ مدیں یہ ہیں: بیمہ پالیسی، امداد باہمی کی انجمنیں، بینک کا سیونگ کھاتا یا پوسٹ آفس سیونگز بینک۔ اور سب سے اچھا یہ ہے کہ سرکاری قرضوں یا نیشنل سیونگز سرٹیفکٹس میں لگایئے۔

جب کبھی آپ کسی دکان میں جائیں۔ اپنے آپ سے یہ سوال کیجئے "کیا مجھے واقعی اس چیز کی ضرورت ہے؟" اس وقت اپنا ہاتھ روک کر آپ اشیاء کی قیمتوں کو گھٹانے اور روپے کی قیمت کو بڑھانے میں مدد دیں گے۔ آپ کا روپیہ الگ بچے گا۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے احباب سے گزارش ہے کہ فوراً رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں بصورت دیگر اکتوبر کے پہلے ہفتے میں وی پی روانہ کر دیئے جائیں گے جن کا وصول کرنا احباب کا فرض ہوگا

منیجر الفضل

ضرورت رشتہ

ایک انٹرنیس پاس امور خانہ داری سے واقف عمر ۱۷ سال لڑکی کے لئے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دیندار مبائع احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے

الف - ب

معرفت مرزا عبد الحق صاحب

امیر جماعت احمدیہ گورداسپور

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپیہ۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ آرنہم میں جو چھاتا فوج ہے۔ اسے اتحادی ہوائی جہاز برابر رسد اور کمک پہنچا رہے ہیں۔ آرنہم اور نمیگن کے درمیان ایک تنگ راستہ بن گیا ہے۔ جس سے برطانی فوج کے کچھ اور دستے چھاتا فوج سے مل گئے ہیں۔ مگر دونوں فوجوں کا بڑا حصہ ابھی باہم مل نہیں سکا۔ جرمن پورا زور لگا رہے ہیں کہ دونوں کو آپس میں ملنے نہ دیں۔ نمیگن سے بڑھ کر جرمن ٹینک جرمنی کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ سالبرگ کے محاذ پر آخن کے مشرق میں امریکی فوج نے مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ یہاں سے جنوب کی طرف نانسی سے آٹھ میل شمال مشرق میں ایک اور شہر پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ بالٹک کے محاذ پر روسیوں نے ٹالین سے ۲۵ میل پر ایک بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیتھویا میں روسیوں نے ۲۵۰ مقامات دشمن سے آزاد کرا لئے ہیں۔ کچھ روسی دستے جنوب مشرق کی طرف سے اب ریگا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اسٹونیا میں قومی حکومت قائم ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج نے دو اطراف سے بولونا پر بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس وقت بولونا سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ ریمنی سے آگے بھی زوردار لڑائی شروع ہے۔

واشنگٹن ۲۵ ستمبر۔ گزشتہ پنجشنبہ کو منیلا کی خلیج پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کی بعض اور تفاصیل اب معلوم ہوئی ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ جاپانیوں کے ۲۹ جنگی جہاز برباد کر دیئے گئے ہیں اور کوئی یا تو برباد کیا گیا یا نقصان پہنچایا گیا۔ دو سو سے زائد جاپانی ہوائی جہاز برباد ہوئے یا ان کو نقصان پہنچا۔ ایڈمرل نمٹس نے ایک بیان میں کہا کہ دو روز کی کارروائیوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دشمن فلپائن کی بعض بندرگاہوں سے اپنے جہاز ہٹانے پر مجبور ہو گیا۔ بلاؤ کے قریب جزائر میں دشمن کے جہازوں نے کمک پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر اتحادی جنگی جہازوں نے انہیں کامیاب نہ ہونے دیا۔

واشنگٹن ۲۵ ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ نے اپنی انتخابی مہم کی پہلی تقریر میں کہا کہ جنگ میں امریکہ کی فتح نہ صرف فسطائیت ازم کی شکست ہو گی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ اس سے دنیا سے شخصی اقتدار کا خاتمہ ہو جائیگا۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ امریکن کانگرس کے ایک ممبر کالوین جونسن نے ایوان نمائندگان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برما۔ چین اور ہندوستان کے جنگی محاذ میں باہمی تعاون کی کمی کے باعث ہزاروں امریکی جانیں تلف ہو گئی ہیں۔ اگر اتحادیوں نے مستقبل میں ملک گیری کی پالیسی کو ترک نہ کیا۔ تو اس سے بہت سی الجھنیں پیدا ہو جائیں گی۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ ترکش نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ سوویٹ روس کا ایک مشن بہت جلد انقرہ پہنچ رہا ہے۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اس کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ بلغاریہ اور روس کے درمیان جو معاہدہ طے ہوا ہے اس پر دستخط کئے جائیں۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ جنرل آئزن ہاور نے ایک اعلان میں کہا کہ جرمنی کی فوجی حالت مایوس کن ہے۔ جنگ یورپ کے اختتام کا انحصار اس بات پر ہے کہ جرمنی جنوب، مغرب اور مشرق کی طرف سے ہونے والے شدید ہوائی حملوں کی کب تک تاب لا سکتا ہے۔ اور گسٹاپو کا کنٹرول جرمن عوام پر کب تک رہتا ہے آپ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا کہ یورپ کی جنگ اس سال ختم ہو جائے گی یا نہیں۔

دہلی ۲۵ ستمبر۔ حکومت ہند نے ایران میں ایک ٹریڈ کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور میجر حسن کو اس عہدہ کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ وارسا میں لڑنے والے محب وطن فوج کو برطانیہ کے ہوائی جہاز اٹلی کے اڈوں سے اڑ کر سامان جنگ اور ضروری سامان پہنچا رہے ہیں۔

چنکنگ ۲۵ ستمبر۔ چین کی چوتھی فوج کے کمانڈر جنرل چیانگ تانگ کو حکم تھا کہ وہ ہر قیمت پر شہر کیانگ کی حفاظت کرے۔ مگر اس نے اس بارہ میں غفلت کی اور شہر کھو دیا۔ فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کے الزام میں اسے گولی سے اڑا دیا گیا۔ پانچ اور چینی افسروں کو بھی غداری اور نفع اندوزی کے الزام میں سزائے موت دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ روسی ہراول دستے اسٹونیا میں ایک سرے سے یلغار کرتے ہوئے دوسرے سرے تک نکل گئے ہیں روسیوں کی اس کامیابی نے جرمنوں کو محو حیرت کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ جنیوا کے مقام پر فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد کھل گئی ہے اس لئے اتحادیوں کے جنگی قیدی جو سوئٹزرلینڈ میں مفرور دں یا پناہ گزینوں کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ وہ اب واپس جا سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ اخبارات میں اس قسم کی خبریں چھپ رہی ہیں کہ کیوبک کانفرنس کے نتیجہ میں ہندوستان کے متعلق برطانی پالیسی میں تبدیلی ہو جائے گی۔ اور گاندھی جناح سمجھوتہ کے بعد برطانی گورنمنٹ کانگرس لیڈروں کو آزاد کر دے گی۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ پول افواج کے کمانڈر انچیف کے موقوف کئے جانے کی جو قرارداد پولش گورنمنٹ نے منظور کی ہے۔ اس سے پولش جھگڑا اپنے انتہائی عروج پر پہنچ گیا ہے۔ کمانڈر انچیف جنرل سوسنکو وسکی پولینڈ کی انتہا پسند پارٹی کا لیڈر رہے۔ جو روس کو کسی قسم کی مراعات دینے کے لئے تیار نہیں۔

واشنگٹن ۲۵ ستمبر۔ شام اور لبنان کی آزادی تسلیم کئے جانے کے سوال پر اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر روزویلٹ نے کہا کہ میں فرانس کو داد تحسین دیتا ہوں کہ اس نے ان ممالک کو اپنی حکمبرداری سے آزاد کر دیا۔ ان ملکوں کی آزادی تسلیم کئے جانے سے امریکہ کا ہر باشندہ خوشی محسوس کرتا ہے۔ ہم نے ان ممالک کی آزادی تسلیم کر کے مشرق وسطےٰ کے کلچر اور شعور میں اپنی تہذیب کا بیج بو دیا ہے شام و لبنان کے لوگوں نے جمہوریت اور بین الاقوامی سیاست سے شغف رکھنے کا پورا ثبوت دیا ہے۔

شملہ ۲۵ ستمبر۔ ملک خضر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب سر چھوٹو رام اور سردار بلدیو سنگھ پنجاب کے بعض علاقوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے

واشنگٹن ۲۵ ستمبر۔ امریکن وزیر خارجہ نے کل ایک بیان میں کہا کہ یہ صحیح ہے کہ ہٹلر ہملر۔ گوئبلز وغیرہ نازی افسروں کے نام جنگی مجرموں کی فہرست پر تا حال نہیں ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ متعلقہ اتحادی کمیشن اس امر پر غور کر رہا ہے کہ ان کے خلاف سیاسی قیدیوں کی حیثیت سے مقدمات چلائے جائیں یا انہیں فوجی عدالت کے سپرد کیا جائے۔

کراچی ۲۵ ستمبر۔ سندھ کے ریونیو منسٹر خان بہادر کھوڑو نے جن کو سابق وزیر اعظم سندھ مسٹر اللہ بخش کے قتل کے سلسلہ میں لیا جا رہا ہے۔ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

کانڈی ۲۵ ستمبر۔ برما میں پانچویں ہندوستانی ڈویژن نے ٹیڈم روڈ پر کچھ اور پیشقدمی کی۔ ہوائی جہازوں نے مینگے میں ورکشاپ اور ریلوے سائیڈنگ پر زور کا حملہ کیا۔ رات کو پھر ان مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ ہالینڈ میں آرنہم کے محاذ پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادیوں نے رات کی تاریکی میں اپنی چھاتا فوج کو اور کمک پہنچا دی ہے۔ اور دوسری برطانوی فوج نے تنگ رستہ پر اپنی پوزیشن کو اور مضبوط بنا لیا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ اٹلی میں جرمن آٹھویں فوج کا سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ جو ایڈریاٹک کے کنارے رمنی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پانچویں فوج نے

زائرین کعبہ مدینۃ الرسول ﷺ کی خدمت میں

اگر آپ کا امسال حج کرنے کا ارادہ ہے تو مبارک ہے۔ قبل اس کے کہ آپ حجاز مقدس میں حاضر ہوں۔ مناسک حج المعروف گلزار مکہ جو مولوی دلپذیر صاحب بھیروی نے پنجابی شعروں میں ایک اور مدلل و مکمل کتاب حاجیوں کی رہنمائی کے لئے تصنیف فرمائی ہے۔ مطالعہ فرمائیے۔ راہنمائے حج کے ہوتے ہوئے آپ کو راستے میں اور حجاز مقدس میں کسی اور معلم کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ صرف ایک صد نسخہ ہمارے پاس ہے۔ اس کی قیمت ملی نز لاگت مواد و ردیہ قبل از جنگ رکھی گئی ہے۔ وی پی طلب فرمانے پر یا بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر ارسال کی جائے گی۔ محصولڈاک صرف دس آنے ہے۔ ملنے کا پتہ:-

مولوی محمد اسحٰق بک سیلر و پبلشر۔ اردو بازار سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)